Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ جمعرات ۸ - جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ، ۲۷ فتح ۱۳۶۹ ہش، ۲۷ دسمبر ۱۹۹۰ء نمبر ۲۴۳

خطرات کا مقام

"آخری طور پر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کسی کی نیت کیا ہے۔ اسلئے نیت کی پہلی اصلاح تو یہ ہونی چاہیئے اور وہ پہلا اور سب سے اہم قدم ہے کہ انسان غور کرے کہ میں کیوں (تارک وطن) بن کر اپنے وطن سے نکلا تھا۔ اور اگر نیت میں اس بات کا غلبہ نہ ہو کہ میں اللہ کی طرف جارہا ہوں اور خدا کے ساتھ تعلق کیلئے مجھے وہاں زیادہ سازگار ماحول میسر آئے گا اور خدمتِ دین کی آزادی میسر ہوگی تو پھر ایسا شخص خطرات کے مقام پر کھڑا ہے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان ایک کارِ خیر کے لئے جب نیت کرتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لادے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا یا نہ تھا، مزاحم ہو اور بددیانتی کرے تو بھی اوّل الذکر کو چاہیئے کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا۔ اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاوے گا۔

دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اس کی نیت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے، بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عنداللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہیئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے۔ جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہوگا۔ اتنا ہی اسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۱۸)

"خُلق سے ہماری مراد شیریں کلامی ہی نہیں۔ بلکہ خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے۔ یہ سب خَلق کہلاتے ہیں اور اس کے مقابل پر باطنی قویٰ کا نام خُلق ہے، مثلاً عقل، فہم، شجاعت، عفت، صبر وغیرہ اس قسم کے جس قدر قویٰ سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں، اور خُلق کو خَلق پر اس لئے ترجیح ہے کہ خَلق یعنی ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابلِ علاج ہوتا ہے۔ مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے تو اس کو بڑا نہیں کرسکتا، لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہوسکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۸)

سلسلہ کے سارے کارکنان کو جماعت کیلئے نمونہ بننا چاہیئے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ہم تبھی زندہ رہیں گے جب نظامِ جماعت عبادت کا غلام ہوگا۔ پس میں نے ان تمام انجمنوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ کے جتنے بھی کارکن ہیں ان کی طرف توجہ کریں۔ ہر انجمن کے سربراہ کا فرض ہے، اسی طرح ہر شعبے کے انچارج کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ مرکزی نمائندگانِ سلسلہ اپنا حق اس رنگ میں ادا کر رہے ہیں کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ تمام دنیا کی آنکھیں مرکز کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور مرکز میں بھی جو سلسلہ کے کارکنان ہیں وہ بڑے نمایاں طور پر لوگوں کی نظر کے سامنے نمونہ کے طور پر ہیں (ہوتے ہیں)۔ اگر یہ لوگ بدعمال کریں تو ہلاکت کا موجب بن سکتے ہیں اور اگر نیک اعمال کریں تو ان کی نیکیاں عام انسانوں کی نیکیوں کے مقابل پر ان کو کئی گنا زیادہ ثواب پہنچا سکتی ہیں۔ چنانچہ میں نے انہیں جو ہدایت دی اس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ توجہ کریں، میں آپ کو چھ مہینے دیتا ہوں، بار بار نصیحت کے ذریعے کوشش کریں کہ تمام کارکنان نماز کے فریضے کی ادائیگی سے پیچھے نہ رہیں سوائے اس کے کہ کوئی بیماری کی وجہ سے مجبور ہو۔ اسے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ ٹانگوں کی بیماری ہے یا کمر کی تکلیف ہے یا اسی قسم کی اور کئی تکلیفیں ہوسکتی ہیں کہ انسان دفتر میں تو پہنچ جاتا ہے اور کرسی پہ بیٹھ کر اپنے فرائض بھی ادا کر دیتا ہے۔ لیکن باجماعت نماز کی توفیق نہیں پا سکتا۔ اس لئے جہاں تک شرعی مجبوریوں کا تعلق ہے ہم ان میں دخل نہیں دے سکتے۔ لیکن واضح اور یقینی شرعی مجبوریوں کے سوا سلسلے کے سارے کارکنان کو نمازوں میں پیش پیش ہونا چاہیئے اور دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ یکم اپریل ۱۹۸۸ء)

ربوہ میں ڈائریکٹ ڈائلنگ کا آغاز

کوڈ نمبر ۰۴۵۲۴

ربوہ میں ڈائریکٹ ڈائلنگ کے ٹیلیفون نظام کا آغاز کردیا گیا ہے۔ اب پاکستان کے کسی بھی حصے سے براہ راست ربوہ سے بذریعہ فون رابطہ قائم کیا جاسکے گا۔ ربوہ کے لئے جو کوڈ نمبر مقرر کیا گیا ہے وہ یہ ہے۔ ۰۴۵۲۴

معلمین کی ضرورت ہے

ایسے احباب جماعت جن کو خدمت دین کا شوق ہے وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے دفتر وقف جدید کے نام ارسال کریں۔ جس میں اپنے کوائف نام، ولدیت، عمر، تعلیم، سکونت درج ہوں۔

ناظم ارشاد - وقف جدید

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کرلو اور پورے طور پر خدا کے ہو جاؤ"۔

پوسٹ کوڈ ربوہ

۳۵۴۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ فتح ۱۳۶۹ ہش
۲۷ دسمبر ۱۹۹۰ء

تجاوزات ہٹائیے

یہ عجیب بات ہے کہ تجاوزات جب بھی ہٹائے جاتے ہیں حکومت ہی کے حکم سے ہٹائے جاتے ہیں ۔ ٹاؤن کمیٹیاں یا میونسپل کمیٹیاں اس کا اہتمام کرتی ہیں ۔ پکڑ دھکڑ بھی ہوتی ہے ۔ شور و غوغا بھی ہوتا ہے ۔ کچھ لوگ اپنی ریڑھیاں یا چھابڑیاں چھپاتے بھی پھرتے ہیں ۔ حالانکہ تجاوزات کے متعلق تو از خود لوگوں کو خیال آنا چاہیئے کہ ہم نے غلط کام کیا ہے ۔ غلط نہیں تو اور کیا ۔ جگہ آپ کی نہیں ہے اور آپ آ کر بیٹھ گئے اور دکانداری شروع کر دی ۔ قصبہ یا شہر کے لوگوں کو سمجھانے کا کردار ادا کرنا چاہیئے اور حکومت کے حکم سے پہلے ہی از خود کسی کو اس طرح بیٹھے نہیں رہنا چاہیئے ۔

یہ بات تو ظاہر و باہر ہے کہ سڑکیں لوگوں کے چلنے کیلئے ہیں ۔ اور جوں جوں آبادیاں بڑھتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی ٹریفک بھی بڑھتی ہے ۔ سڑکوں کو کشادہ سے کشادہ تر کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ ان سڑکوں کو دکانوں کی صورت میں تبدیل کر کے اور بھی تنگ کر دیا جائے ۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ تجاوزات کی نفسیات تو یہ ہے کہ بڑھنے لگتی ہیں تو بڑھتی چلی جاتی ہیں ۔ پہلے ایک چھابڑی پھر ایک اور چھابڑی ۔ پہلے ایک ریڑھی اور پھر ایک اور ریڑھی ۔ اس طرح سڑک تنگ سے "تنگ تر" ہوتی رہتی ہے ۔ اور راہ چلتے لوگوں کو ۔ گاڑیوں کو تانگوں اور ریڑھوں کے لئے مشکلات پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں ۔ اور اس کے نتیجہ میں حادثات کی رفتار بڑھنے لگتی ہے ۔ راہ چلتوں کے بھی اور ٹریفک کے بھی ۔

چلو حکومت کے حکم ہی سے سہی ۔ تجاوزات ہٹنے چاہئیں ۔ یہ غلط کام بھی ہے اور نقصان دہ بھی اور شہر کی خوبصورتی پر جو بُرا اثر پڑتا ہے وہ اس پر مستزاد ۔

ہماری خواہش ہے کہ شہریوں کی کمیٹیاں بن جانی چاہئیں جنہیں یہ اختیار ہو کہ وہ تجاوزات کو ہٹا بھی سکیں اور تجاوزات کی بنیاد بھی نہ پڑنے دیں ۔ تاکہ سڑکیں کشادہ رہیں ۔ شہر خوبصورت لگیں ۔ اور حادثات بھی نہ ہوں ۔

خدا کرے کہ ہم سب ہر غلط کام سے ہاتھ روک لینا اپنا فرض سمجھیں ۔ اور دوسروں کو بھی غلط کام کرنے سے روک سکیں ۔ تجاوزات ایک بہت بڑا غلط کام ہے ۔

تم خورو نوش کو اتنا بھی گراں تو نہ کرو
خود تو جی سکتے ہو اوروں کو بھی جی لینے دو
تم پیو کوک ہر اِک کھانے کے ہمراہ مگر
صاف پانی ہی کسی بھائی کو پی لینے دو

ابوالاقبال

تیر جب اس کمان سے نکلا
ایک شعلہ چٹان سے نکلا

اپنی آواز لے گیا ہمراہ
جب پرندہ مکان سے نکلا

کوئی اپنا رہا نہ بیگانہ
فاصلہ درمیان سے نکلا

راستہ دے دیا سمندر نے
اشک اس آن بان سے نکلا

مٹ چکا تھا نشان جنگل کا
جب شکاری مچان سے نکلا

اب زمیں سے لپٹتا پھرتا ہے
سایہ کیوں سائبان سے نکلا

بات دل کی زباں پہ آ نہ سکی
کام کب ترجمان سے نکلا

بے سبب تو خفا نہیں دنیا
کچھ تو میری زبان سے نکلا

خواب ہے وہ کہ خیال ہے مضطرؔ
آن کر پھر نہ دھیان سے نکلا

چوہدری محمد علی

وقفِ جدید

وقف جدید کا سال چونکہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ یہ تسلی فرمالیں کہ وقف جدید کی ہر مد میں آپ کا چندہ گزشتہ سال سے نمایاں طور پر زیادہ ہو جو دوست وعدہ وقف جدید نہیں کر سکے تھے ۔ ان سے بھی چندہ لے کر انہیں اس تحریک کی برکتوں میں شامل کیا جائے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

عراق اور کویت کی باہمی گفتگو؟

عراق تو اصرار کے ساتھ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی کویت خالی نہیں کرے گا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ امریکہ یہ تجویز پیش کر رہا ہے کہ جب عراق کویت سے نکل جائے تو عراق اور کویت کی حکومتیں آپس میں اختلافات دور کرنے کے لئے گفت و شنید کریں امریکہ یہ چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی تمام قرار دادوں پر عمل کرنے کے بعد جب کویت میں کویت کی سابقہ حکومت تسلط اختیار کرے تو امریکہ کی فوجیں سعودی عرب میں موجود رہیں۔ یعنی ایک طرف تو عراق کویت خالی کرنے کی تجویز کو یکسر مسترد کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف ابھی سے اسے کہا جا رہا ہے۔ کہ جب وہ کویت خالی کر دے تو اپنی شکایات کویت کی حکومت کے سامنے پیش کرے اور گفت و شنید کے ذریعے اپنے مسائل حل کروائے۔ ذرا سی بھی سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان امریکہ کی اس تجویز کو قبل از وقت اور غیر مؤثر کہنے کو تیار ہوگا۔ جہاں تک دونوں کی آپس کی گفتگو یعنی امریکہ اور عراق کی گفتگو کا تعلق ہے اگرچہ تاریخوں کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اور محسوس یہ ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ ہو بھی نہیں سکے گا لیکن عراق کے اقوام متحدہ میں سفیر عبدالعامر عنبری نے یہ امید دلائی ہے کہ گفت و شنید کے لئے تاریخوں میں ہر وقت رد و بدل کا امکان ہے یعنی جو تاریخیں عراق نے پیش کی ہیں اگر وہ کسی طرح بھی بش انتظامیہ کو قابل قبول نہ ہوئیں تو ان میں رد و بدل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کیساتھ ہی وہ تاریخیں جو بش انتظامیہ پیش کر رہی ہے۔ اس میں بھی رد و بدل کا امکان ہونا چاہیئے۔ دراصل بات یہ ہے کہ بش انتظامیہ کو اسوقت سب سے زیادہ فکر اس بات کی ہے کہ چونکہ عراق نے یرغمالیوں کو رہا کر دیا ہے۔ اور وہ اپنے وطن واپس چلے گئے ہیں امریکی باشندوں میں خلیج کی ممکنہ جنگ کے خلاف جذبات بھڑک اٹھے ہیں۔ اور روز بروز ان لوگوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جو جلسوں اور جلوسوں کے ذریعے اور پُر امن مظاہروں اور نعروں کے ساتھ بش انتظامیہ پر یہ ثابت کر دینا چاہتے ہیں کہ خلیج کے علاقے میں جنگ بے معنی ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک عالمی کانفرنس کے انعقاد کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاکہ فلسطینی مسائل حل کئے جا سکیں۔ سفارت کاروں نے اس سلسلے میں اپنی کارروائیاں پہلے سے زیادہ تیز کر دی ہیں۔ امریکہ جو کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا ایک مستقل رکن ہے۔ اور جسے ویٹو کا اختیار حاصل ہے۔ ایسی کسی کانفرنس کے حق میں نہیں ہے۔ دراصل وہ اس کے نتائج سے خائف ہیں۔ لیکن کہتے یہ ہیں کہ یہ وقت ایسی کانفرنس کے لئے مناسب نہیں ہے بات یہ ہے کہ اگر یہ وقت فلسطینیوں کی بچاس سالہ مشکلات کو حل کرنے کا نہیں ہے تو کیا کویت ہی کیلئے جنگ لڑنا ان کا مقصد اوّلین ہے۔ امریکہ کے حکام اس بات کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ خلیج کا تنازعہ اور فلسطین کے مسائل کو ایک دوسرے کے ساتھ منسلک نہ کیا جائے۔ ان دونوں کو آپس میں منسلک کرنے سے اس بات کا فوری امکان ہے کہ خلیج میں کچھ مراعات حاصل کرنے کے لئے فلسطینیوں کو بھی مراعات دینی پڑیں اور یہی وہ بات ہے جسے اسرائیل کسی صورت میں پسند نہیں کر سکتا اور اگر اسرائیل پسند نہیں کر سکتا تو یقیناً امریکہ بھی جو ہمیشہ اس کا اتحادی رہا ہے اسے پسند نہیں کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اس مجوزہ عالمی کانفرنس کی مخالفت کر رہا ہے۔ وہ اپنا ویٹو کا اختیار استعمال کر کے سیکورٹی کونسل میں کسی عالمی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز کو منظور نہیں ہونے دے گا۔ لیکن اگر اس نے ایسا کیا تو یقیناً عالمی برادری میں اس کے خلاف جذبات بھڑکیں گے۔ عراق کے ساتھ اور اسی طرح فلسطینیوں کے ساتھ ہمدردیاں پہلے سے بھی زیادہ اجاگر ہو کر سامنے آئیں گی۔ اب صدر جارج بش کا ایک بہت بڑا امتحان ہے کہ وہ اس عالمی کانفرنس کے انعقاد کو روک کر دنیا کو اپنے خلاف کر لیتے ہیں یا اسے منعقد کرانے کی حامی کر کے فلسطینیوں کو کچھ حقوق دلوا سکتے ہیں جن سے انکے اسرائیلی دوست ناراض ہو جائینگے۔ دیکھئے صدر بش کیا کرتے ہیں

بش کا سخت رویّہ

جیسے جیسے امریکہ میں مظاہرین کی تعداد بڑھ رہی ہے اور لوگ خلیج کے تنازعہ کو جنگ سے حل کرنے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ صدر بش بھی ایسی باتیں کرنے لگے ہیں جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ جنگ کے بغیر کسی اور حل کے متلاشی نہیں وینزویلا کے دارالخلافہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خلیج کا تنازعہ حل ہوتا نظر نہیں آتا باوجود اسکے کہ صدر صدام نے یرغمالیوں کو اپنے وطنوں کو واپس جانے کی اجازت دے دی ہے۔ لیکن چونکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ کویت سے اپنی فوجیں نہیں نکالیں گے اور اپنا تسلط ختم نہیں کرینگے۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خلیج کا تنازعہ حل ہوتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اصل بات یرغمالیوں کا وہاں سے نکالنا نہیں بلکہ صدر صدام سے کویت خالی کرانا اصل مقصود ہے۔

صدر جارج بش جنوبی امریکہ کے پانچ ملکوں کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ اپنے دورے کے آخری حصّے میں انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ بغداد نے ہزاروں غیر ملکیوں کو اپنے اپنے وطن جانے کی اجازت دے دی ہے۔ لیکن اس خوشی کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بات بھی دہرائی کہ صدر صدام کے اس عمل کے بدلے میں واشنگٹن انہیں کوئی رعایت دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اور نہ اپنے کسی مطالبے کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ صدر بش نے کہا کہ ہم عراق کو کویت سے نکال باہر کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہو سکتے۔ صدر بش نے یہ بھی کہا کہ ان کے ارادے میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی وہ چاہتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ امریکہ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ کویت میں امریکی سفارت کار ہیں انہیں وہاں سے نکلوا لیا جائے۔ کیونکہ عراق اس بات پر مصر ہے کہ تمام سفارت خانے بغداد میں منتقل ہو جانے چاہیئں۔ البتہ انہوں نے یہ کہا کہ اب ایسا لگتا ہے کہ سفارت کاروں کو وہاں کوئی پیش نہیں آئے گی۔ اگر عراق پر فوجی حملہ کر کے اسے کویت خالی کرنے پر مجبور کیا جائے تو ہمارے سفارت کاروں کو کوئی گزند نہیں پہنچے گی۔

اس دوران عراقی صدر صدام نے اپنے فوجی مختلف شعبوں کے سربراہوں سے ایک میٹنگ میں گفت و شنید کی۔ اس اجلاس میں وزیر دفاع جنرل عبدالجبار چینشل اور حسین کامل جو فوجی صنعت کے وزیر ہیں نے بھی شرکت کی۔ اس سے پہلے مسٹر حسین کامل انقلابی کمانڈ کونسل کے متعدد افراد سے مل چکے تھے اور اسکے بعد انہوں نے متعلقہ افسران کے ایک اجلاس کی صدارت بھی کی۔ کہتے ہیں کہ فیصلوں میں سے ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ امریکہ کے ساتھ گفت و شنید میں اس بات پر زور دیا جائے گا کہ کویت میں عراق کے حقوق برقرار رہیں گے۔

چونکہ صدر بش زیادہ تر عراق پر ہوائی حملوں کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اسلئے عراق میں ہوائی حملوں کے دوران حفاظتی اقدامات کی مشقیں ہو رہی ہیں اگرچہ ان کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں لیکن عراق کے باشندے بڑے شوق سے ان مشقوں میں حصّہ لے رہے ہیں۔ انہیں یہ تو نہیں کہا جاتا کہ کون حملہ کرے گا۔ لیکن بہرحال یہ بات واضح ہے کہ اگر خلیج کے علاقے میں جنگ چھڑ گئی تو ہوائی حملے شدت کے ساتھ کئے جائیں گے۔ بلکہ امریکہ اور اسکے اتحادی تو اپنا سارا زور ہوائی حملوں پر ہی لگائیں گے۔ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افواہ بھی پھیلائی گئی ہے کہ سعودی عرب نے کہا ہے کہ اگر عراق اپنی فوج کویت سے نکال لے تو کویت عراق کو بعض مراعات دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن سعودی عرب کے حکام نے اس افواہ کی سختی سے تردید کی ہے۔

جوں جوں جنگ کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے عراق میں مختلف اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ جن سے شہریوں کو ہوائی حملوں سے محفوظ رکھا جانا مقصود ہے۔ جگہ جگہ پر خطرے کے سائرن لگائے گئے ہیں تاکہ اگر حملہ ہو تو فوری طور پر تمام باشندوں کو اسکی اطلاع دی جا سکے۔ اور انہیں خبردار کیا جا سکے حفاظتی تدابیر سے انہیں پہلے ہی آگاہ کیا جا چکا ہے۔

(صدر بش اور طارق عزیز کی ملاقات نہیں ہو سکی)

شاہ حسین کا مشورہ

مخلصانہ مشورے اگر بلاواسطہ کسی تک نہ پہنچ سکیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ایسا انتظام کر دیتا ہے کہ دوسرے لوگوں یعنی جن کے لئے مشورے دیئے گئے ہیں کی بہبود کے سامان ان مشوروں کے مطابق پیدا کر دیتا ہے۔ جب عراق اور کویت کا تنازعہ شروع ہوا تو حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد خطبوں میں اس بات کی طرف عالم اسلام کی توجہ دلائی تھی کہ بجائے اس کے کہ غیروں کی افواج وہاں لاکر اکٹھی کر دی جائیں انہیں آپس میں مل بیٹھ کر یہ معاملہ طے کرنا چاہیئے۔ حضور انور نے قرآن کریم کی تعلیم تفصیلی طور پر بتا کر مسلمان زعماء کو یہ مشورہ دیا تھا کہ اگر غیروں کی فوجیں خلیج میں آگئیں تو سعودی عرب سے وہ کبھی واپس نہ جائیں گی اور اسلئے انہیں چاہیئے کہ وہ آپسمیں ملکر یا دوسرے اسلامی ممالک کو ساتھ ملا کر اس معاملے کو طے کریں۔ ضروری نہیں کہ حضور کا یہ مشورہ تمام مسلمان زعماء تک بلاواسطہ پہنچا ہو لیکن اب آثار ایسے نظر آ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ان میں سے بعض اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کرنے لگے ہیں مثلاً

شاہ حسین نے خلیج میں امن کے لئے ایک نیا فارمولا پیش کیا ہے اور انہوں نے یہ فارمولا پیش کرتے ہوئے ایک رنگ میں فوری توجہ دلائی ہے کہ عرب ریاستوں کو آپس میں مل کر یہ معاملہ طے کرنا چاہیئے۔ انہوں نے اس بات کی ضرورت کا بھی احساس دلایا ہے کہ عراق کویت تنازعہ کے ساتھ ہی عرب اسرائیل تنازعہ بھی حل ہونا چاہیئے اردن کے حکام کا خیال ہے کہ عراق کو کویت سے اپنی فوجیں نکالنے پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ اس بات پر پہلے ہی آمادہ ہے لیکن اس کی خواہش یہ ہے کہ وہ خلیج کے تنازعہ کے بدلے فلسطین کا مسئلہ حل کروا لے اگر ایسا ہو سکے تو وہ اسے اپنے لئے قومی فخر کا باعث سمجھتا ہے۔ شاہ حسین نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان میں عراق اور کویت دونوں کو شامل کر کے آپس میں گفتگو کرنا مقصود ہے۔ اگرچہ بعض دوسری عرب ریاستوں کے زعماء نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لیکن جہاں تک شاہ حسین کی تجاویز کا تعلق ہے۔ ان میں گفتگو کے طریق کار کے لئے مختلف اقدام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایسا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ کے لئے ایک عالمی امن کانفرنس منعقد کی جائے اور یہ اس وقت منعقد ہونی چاہیئے۔ جب سیکورٹی کونسل کی کویت کے متعلق قراردادوں پر عمل شروع کروا دیا جائے۔

شاہ حسین نے یہ باتیں اردن کے فوجی کالج سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ شاہ حسین نے مزید کہا کہ کانفرنس کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر بغیر کسی تاخیر کے عمل کروائے خاص طور پر اسرائیل عرب تنازعہ کے سلسلے میں جو قراردادیں پاس ہو چکی ہیں ان پر فوری طور پر عمل درآمد ہونا چاہیئے شاہ حسین کے اس اعلان کے بعد اردن کے ایک افسر نے کہا کہ عالمی برادری کا یہ فرض ہے کہ جونہی عراق اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرنا شروع کر دے۔ عالمی امن کے لئے عالمی کانفرنس کا انعقاد کر کے اپنے مناسب فیصلوں کا اعلان کرے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ فوری طور پر اسرائیل مقبوضہ عرب علاقوں پر سے اپنا تسلّط ختم کر دے ہمیں معلوم ہے کہ ایسا کرنے میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔

شاہ حسین نے عرب زعماء کو جو پہلے اپیل کی تھی۔ کہ بجائے اس کے کہ ان کا موقف عراق کے خلاف ہو انہیں چاہیئے کہ وہ عراق سے گفت و شنید کریں۔ ایسا لگتا ہے کہ شاہ حسین اس گفت و شنید کے لئے خود کوشش کرنے کو تیار ہیں۔ وہ سعودی عرب اور عراق کے درمیان بھی میٹنگ کے انعقاد کا یقین دلاتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات وہ پہلے بھی کہہ چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اب وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ امریکہ اور عراق کی آپس میں گفت و شنید ہونی چاہیئے۔ اگرچہ انہوں نے اس بات سے تو گریز کیا کہ کویت اور فلسطین کے مسائل کو ایک دوسرے سے منسلک کریں۔ لیکن یہ ضرور کہا کہ یہ دونوں ایکدوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ طرز گفتگو ایسی ہے جو امریکن ڈپلومیسی کے مناسب حال ہے۔ اردن کے ایک افسر نے کہا کہ امریکہ نے بالواسطہ یہ بات مان لی ہوئی ہے کہ یہ دونوں مسائل ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے ایک دوسرے سے منسلک ہونے کا اقرار نہیں کیا۔ جیساکہ عالمی برادری جانتی ہے۔ سعودی عرب کے شاہ فہد اور اردن کے شاہ حسین کے آپس کے تعلقات بھی کچھ بہت اچھے نہیں ہیں۔ عمان کے بادشاہ اس کوشش میں ہیں کہ پہلے ان دونوں کے تعلقات اچھے ہو جانے چاہیئں۔ اس کے نتیجے میں عراق اور سعودی عرب کی آپس میں گفت و شنید کی طرح پڑ سکتی ہے یوں تو ایسا لگتا ہے کہ سعودی عرب عراق کے ساتھ گفت و شنید کیلئے تیار ہے لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ وہ بش انتظامیہ کے اشارے کے بغیر ایسا نہیں کرے گا۔ کیونکہ اگر وہ امریکہ سے پوچھے بغیر ایسا کرے تو بش انتظامیہ کا یہ دعویٰ کہ خلیج میں فوجیں سعودی عرب اور کویت کے بلاوے پر گئی ہیں۔ زیادہ درست نہیں رہے گا۔ عرب سفارت کار یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک بش سعودی عرب کو عراق سے بلاواسطہ بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس وقت تک ایسا نہیں ہو سکے گا۔

موئنجوڈارو

موئنجوڈارو کو یونسکو نے بھی اپنے عالمی ورثے کی فہرست پر رکھا ہوا ہے اور یہ بات خوب عیاں ہے کہ اسے پانی اور شور زمینی کا خطرہ ہے اور اگرچہ دنیا کی بعض تنظیمیں پاکستان کے ساتھ مل کر اس خطرے کو دور کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں لیکن پرانی تہذیب کا یہ قلعہ پوری طرح ان کوششوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکا کیونکہ کوئی ایسے آثار نظر نہیں آ رہے جن سے یہ کہا جا سکے کہ اب یہ مقام محفوظ ہے۔ گذشتہ دنوں ایک "امن جہاز" کراچی میں لنگر انداز ہوا تھا جس میں دنیا کے ۶۹ معروف مورخ دانشور اور آرکیالوجسٹ سفر کر رہے تھے انہوں نے DIENE کی سرکردگی میں موئنجوڈارو کا بھی معائنہ کیا یہ مسٹر ڈئین دنیا کے بہت معروف آرکیالوجسٹ ہیں۔ مسٹر ڈئین نے کہا کہ یہ علاقہ دریائے سندھ اور دادو نہر جو ہمیشہ چلتی رہتی ہے کے درمیان نہایت مشکل زندگی بسر کر رہا ہے۔ ان کا یہ خیال ہے کہ شائد پرانے زمانے میں یہاں کے لوگ پانی کی پرستش کرتے تھے کیونکہ یہاں بہت سے کنوئیں ہیں جنہیں اب کھدائی کے ذریعے معلوم کیا گیا ہے اس وفد کے بعض ارکان کا یہ خیال تھا کہ یہ کنوئیں بالکل اسی طرح کے ہیں جس طرح کے افریقہ میں پائے جاتے ہیں جہاں پر یقیناً بعض قبائل ایک زمانے میں پانی کی پرستش کیا کرتے تھے یہ عجیب بات ہے کہ بیرونی لوگ موئنجوڈارو کی اس قدر زیادہ قدر کرتے ہیں کہ وہ ہر قیمت پر ان آثار کو بچانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں ہمارے اپنے حکام اس طرف زیادہ توجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتے نظر نہیں آتے اس کو اپنی اصلی حالت میں رکھنے کے لئے ایک تنظیم بنائی گئی تھی لیکن ابھی تک اس تنظیم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو ملک کے سامنے آیا ہو اور جس سے دل تسلی پکڑ سکیں کہ کچھ نہ کچھ تو کیا گیا ہے۔ ۱۹۸۰ء میں اس تنظیم نے واپڈا کے سپرد یہ کام کیا کہ یہاں پر وہ ٹیوب ویل لگائیں تاکہ پانی کم ہو سکے اور اسی طرح شور زمین کا بھی اثر کم کیا جا سکے۔ اگرچہ اس وقت سے کر اب تک ۱۰ سال گزر چکے ہیں لیکن ان دونوں باتوں میں سے کوئی چیز بھی حاصل نہیں کی جا سکی اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہاں کوئی کام نہیں کیا گیا۔ کام تو بہت سا ہوا ہے لیکن کہتے ہیں کہ یہ سارا کام معیار سے کم درجے کا تھا اور بعض اصول تو جان بوجھ کر توڑے گئے تھے۔ یہاں کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کا یہ خیال ہے کہ ۲۶ ٹیوب ویل لگائے گئے تھے جس کی وجہ سے ۲۲ فٹ پانی کے لیول میں فرق پڑا لیکن جب معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جو ٹیوب ویل لگائے گئے تھے وہ پوری طرح کام نہیں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شور زدہ پانی دادو کینال تک پہنچایا نہیں جا سکا۔ جب اس کا معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ موٹریں کام کر رہی تھیں جس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس کی طرف کتنی کم توجہ دی جا رہی ہے۔ ایک اور بات بھی سامنے آئی اور وہ یہ کہ جب کھدائی کی جا رہی تھی تو کئی آثار قدیمہ میں سے نہایت اہم چیزیں ٹوٹ پھوٹ کر رہ گئیں حالانکہ ان کا محفوظ رکھنا اپنی جگہ پر ایک بہت اہم کام تھا۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ موئنجو ڈارو کو خطرات بڑھ رہے ہیں اور یہ سب کچھ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جلد از جلد اپنے ہدف حاصل کئے جائیں ہمیں یقین ہے کہ "امن کے جہاز" پر سفر کرنے والے مؤرخ، دانشور اور آرکیالوجسٹ اس سلسلے میں بہت سی ہدایات بھی دے کر گئے ہوں گے اور واپسی پر جب وہ یونسکو کو اس کی رپورٹ پیش کریں گے تو اس میں کئی ایسی ہی تجاویز ہوں گی جو یونسکو کے لئے قابل عمل ہوں اور یونسکو ان پر کام کرتے ہوئے موئنجو ڈارو کو اصلی حالت میں بچانے کی کوشش کرے اگرچہ اسے سمجھا تو عالمی ورثہ جاتا ہے لیکن اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ یہ عالمی ورثہ دراصل پاکستان میں ہے اور اس کا بہتر حالت میں رہنا پاکستان کا سر فخر سے اونچا کر سکتا ہے۔ جبکہ اس میں خرابیاں پیدا ہونا اور ان خرابیوں کو جاری رہنے دینا پاکستان کی بدنامی کا باعث بن سکتا ہے اور یہ ورثہ عالمی ورثہ ہونے کی وجہ سے یہ بدنامی ساری دنیا کی طرف سے پاکستان کے نام آ سکتی ہے خدا کرے کہ ایسا کبھی نہ ہو۔

مہاجرین اور اقوام متحدہ

دو تین لاکھ غیر ملکی باشندے تو عراق اور کویت سے گذشتہ چار ماہ میں نکل کر اپنے اپنے وطن واپس جا چکے ہیں لیکن پرنس صدر الدین آغا خان نے انتباہ کیا ہے کہ اب بھی دس لاکھ کے قریب غیر ملکی عراق اور کویت میں موجود ہیں اور جب بھی میدان جنگ میں پہلی گولی چلی یا پہلی گولی چلنے کے آثار ظاہر ہوئے تو یہ لوگ بھی جیسے کیسے بھی ہو گا عراق اور کویت کو چھوڑ کر اپنے اپنے وطن واپس جانے کی کوشش کریں گے۔ مغربی ممالک نے اپنے باشندوں کو سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں کویت اور عراق سے واپس آنے پر خوش آمدید کہا ہے۔ خاص طور پر جب صدر صدام حسین نے نہایت حیرتناک طریق پر ان لوگوں کو اپنے اپنے وطن جانے کی اجازت دے دی حالانکہ گذشتہ چار ماہ میں اس کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا بلکہ جیسے جیسے امریکہ اور اس کے اتحادی جنگ کی باتیں کرتے تھے۔ صدر صدام اپنے اس ارادے میں مزید پختہ ہوتے چلے جا رہے تھے کہ ان غیر ملکیوں کو ایسی حساس جگہ پر رکھا جائے۔ جہاں امریکہ اور اس کے اتحادی حملہ کرتے وقت ان کا پہلے سوچیں اور تنصیبات کا بعد میں۔

پرنس صدر الدین آغا خان اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے کے طور پر انسانی ہمدردی کے ناطے ضرورت مندوں کو مدد پہنچاتے ہیں۔ اس وقت خاص طور پر خلیج کے علاقے میں۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ اس تنازعہ کے سلسلے میں یہ بات ضرور زیرِ غور آنی چاہئیے کہ انسانی جانوں کا کس قدر نقصان ہو گا۔ عراق نے جب کویت پر ۲ اگست کو حملہ کیا تو فوری طور پر سات لاکھ پچاس ہزار افراد کو جو بالخصوص ایشیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔ وہاں سے نکالنا پڑا وہ کہتے ہیں کہ اس کے لئے خاصا اہتمام کرنا پڑا اور کہا جا سکتا ہے کہ نہایت منظم طریق پر ان لوگوں کو نکال لیا گیا۔ اس سلسلے میں عالمی برادری نے بہت مدد کی اور خاص طور پر اردن تو بہت زیادہ شکریے کا مستحق ہے کہ اس نے ہزاروں افراد کو وہاں سے گزرتے ہوئے تحفظ فراہم کیا۔ ذرائع ابلاغ نے بھی ان کی طرف خاص توجہ دی لیکن کچھ عرصے کے بعد یہ بات گویا کہ پرانی ہو گئی اور ان لوگوں کو باہر نکالنے کی بجائے وہاں پر فوجیوں کے اجتماع پر زیادہ نظر رکھی جانے لگی۔

پرنس صدر الدین آغا خان نے لندن کے اخبار دی ٹائمز میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جب تک خلیج کے علاقے میں استحکام نہیں ہو جاتا لوگوں کی مشکلات اور ان کے مسائل پوری طرح دور نہیں کئے جا سکتے۔ اگرچہ اس وقت اردن کے کیمپ خالی نظر آتے ہیں لیکن جونہی عراق اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے ایک دوسرے کی طرف جنگی نقطہ نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ اردن کے یہ کیمپ ایک دفعہ پھر لوگوں سے پُر ہو جائیں گے اور اگر پھر دنیا اس معاملے میں پہلے کی طرح تیار نہ پائی گئی تو یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہو گا جہاں تک مغربی لوگوں کا تعلق ہے۔ جن میں سے کچھ انسانی ڈھال کے طور پر عام تنصیبات کے ارد گرد رکھے گئے تھے۔ ان کے واپس اپنے وطن جانے پر خاص خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ جو وہاں سے نکالے گئے ہیں اور جو ایشیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ کویت اور عراق سے نکلنے پر ان کا سب کچھ تباہ ہو گیا۔ جو آرام اور آسائش کے خواب انہوں نے دیکھ رکھے تھے۔ وہ سارے تشنہ تعبیر رہ گئے جہاں تک ترقی پذیر ممالک کا تعلق ہے۔ ان کی اقتصادیات تو پہلے ہی کوئی بہت زیادہ اچھی نہیں ہیں لیکن ان لاکھوں آدمیوں کو واپس اپنے ملک میں لے کر ان کیلئے کام کا انتظام کرنا خاصا مشکل ہے۔ اس سلسلے میں شاید انہیں باہر سے قرض نہ مل سکے۔

پرنس آغا کہتے ہیں کہ چونکہ انہیں ایک لمبے عرصے تک ان مسائل کے ساتھ گہری وابستگی رہی ہے اور وہ عالمی مہاجرین کے سلسلے میں کام کرتے رہے ہیں۔ انہیں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ اس تنازعہ سے کس قدر تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کچھ طاقتیں اپنے لئے بہت زیادہ اسلحہ اکٹھا کرنے کے قابل ہوتی ہیں لیکن اس اسلحے کا استعمال جس طرح انسانی زندگی کو تہہ و بالا کر دیتا ہے اس کا انہیں پوری طرح احساس نہیں ہوتا۔

پرنس صدر الدین آغا خان نے اقوام متحدہ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ مہاجرین کا مسئلہ تو گاہے گاہے اٹھتا ہی رہتا ہے لیکن اقوام متحدہ کی طرف سے اس کے لئے کوئی مستقل انتظام نہیں ہے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اقوام متحدہ کا خصوصی نمائندہ برائے انسانی مسائل ہر وقت موجود رہنا چاہئیے۔ جس کے فرائض میں یہ بات شامل ہو کہ وہ مہاجرین کے تمام مسائل پر ہر وقت غور کرتا رہے اور جب بھی موقعہ اور جب بھی ضرورت ہو تو وہ کوشش کر کے لوگوں کو کم مہاجر بننے دے۔

اس دوران ہزاروں برطانوی باشندے چارٹرڈ فلائٹس سے بغداد سے لندن پہنچ رہے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک نے کہا ہے کہ غیر یقینی کی کیفیت تو تھی۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں کوئی خاص تکلیف نہیں پہنچائی گئی اور ان کے ساتھ عراقی حکام نے اچھا ہی سلوک کیا۔ لیکن ان کے برخلاف ایک گروہ نے جنہوں نے بغداد میں برطانوی ایمبیسی کے کمپاؤنڈ میں پناہ لی تھی شکایت کی ہے کہ وہ نہایت تکلیف دہ وقت گزار رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شروع شروع میں تو ان کے لئے خیمے بھی مہیا نہیں کئے گئے تھے۔ خاص طور پر وہ لوگ جنہیں خاص تنصیبات کے قریب رکھا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی مشکلات کا زیادہ ذکر کیا ہے۔

بھارت کے مسلمان

سمجھوتہ ایکسپریس کے ذریعے بھارتی مسلمان جو پاکستان آ رہے ہیں۔ وہ اپنا نام بتائے بغیر وہاں کی مسلمان اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کی نہایت دردناک کہانیاں سناتے ہیں۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم ڈاکٹر عبداللطیف سمیع صاحب لکھتے ہیں:

جب ہمارا جلسہ سالانہ ربوہ میں ہوا کرتا تھا میرے متعلق حضرت امام جماعت (الثالث) کی قبولیت دعا کا واقعہ کچھ اس طرح سے ہوا

میرے والد ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب حکومت بلوچستان محکمہ صحت کے ملازم تھے اور میں نے ۱۷ سال کی عمر میں کوئٹہ کے گورنمنٹ کالج سے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ ان دنوں میں دبلا پتلا کمزور سا لڑکا تھا۔ ایم بی بی ایس کورس میں داخلہ کی درخواست دی داخلہ مگر نہ ملا بلوچستان ہائی کورٹ میں رٹ کی کہ مجھے داخلہ دیا جاوے مگر عدالت عالیہ نے میری رٹ خارج کر دی اور مجھے ایم بی بی ایس کورس میں داخلہ دینے سے انکار کر دیا وکلاء سے مشورہ کیا کہ سپریم کورٹ میں اپیل کروں مگر سب نے یہی کہا کہ کیس کمزور ہے ہائی کورٹ کا فیصلہ بحال رہے گا۔ اور مجھے سپریم کورٹ بھی داخلہ نہ دے گی اس طرح مایوس ہو کر میں نے ڈنگر ڈاکٹری میں فیصل آباد یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا کوئٹہ سے فیصل آباد ایک ہوسٹل میں رہنے لگا اور فرسٹ ائیر کی کتابیں پڑھنے لگا۔ جلسہ سالانہ آگیا جلسہ میں شامل ہوا کوئٹہ کی جماعت کے ساتھ حضور سے ملاقات ہوئی حضور نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے پوچھا کہ آپ کیا کرتے ہیں میں نے مندرجہ بالا تمام واقعہ ان کو سنا دیا اور بتلایا کہ میں ہوسٹل میں رہتا ہوں کوئٹہ سے آیا ہوں فرسٹ ائیر ڈی وی ایم میں فیصل آباد یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ تم دبلے پتلے کمزور لڑکے ہو تم ان اپنے ہاتھوں سے گھوڑے کی ٹانگ نہ پکڑ سکو گے سپریم کورٹ میں اپیل کرو میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا اور تمہیں ایم بی بی ایس کورس میں داخلہ مل جاوے گا۔ چنانچہ میں نے سپریم کورٹ میں اپیل کی حضور کی دعا قبول ہوئی مجھے ایم بی بی ایس کورس میں داخلہ مل گیا تمام ملک کے اخباروں میں یہ خبر چھپی کہ کوئٹہ کے ایک لڑکے کی سپریم کورٹ نے اپیل منظور کر لی اور اسے ایم بی بی ایس کورس میں داخلہ دینے کا حکم دے دیا پھر میں حضور کی قبولیت دعا کی وجہ سے ایم بی بی ایس ڈاکٹر بن گیا ملک سے باہر گیا ہڈیوں کی بیماریوں کا ماہر بن کر واپس لوٹا اور آج کل ماہر امراض ہڈی کے طور پر ہسپتال میں کام کرتا ہوں

مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں

کل کی بات ہے راستہ میں دو کمسن بچے پاس سے گزرے تو ان کی گفتگو کے جو الفاظ کانوں نے سنے وہ یہ تھے۔ ”نہیں یہ بات اخبار میں لکھی ہوئی تھی۔ دوسرے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اخبار۔ اخبار جھوٹے ہیں، غلط ہیں“۔ یہ سن کر اپنا بچپن یاد آگیا کہ ابھی کل ہی کی بات لگتی ہے کہ ہم لوگ کتاب اور اخبار کی تحریر کو اپنی بات کی سچائی کی سند کے طور پر پیش کیا کرتے تھے اور آج کان یہ کیا سن رہے ہیں اور آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں۔ یا اللہ میرے پیارے وطن پر آسمان سے رحم نازل فرما۔

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

اور کہتے ہیں کہ وہاں اب ایک نئی سوچ ابھر رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ موجودہ بھارت کے مسلمانوں کو ان کے اپنے ملک کی صورت میں ایک الگ خطہ ملنا چاہیئے۔ وہ اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہیں کہ او۔آئی۔سی یعنی اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور دوسری تنظیمیں اور ملک یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود کہ مسلمانوں کو کس طرح ہلاک کیا جا رہا ہے۔ خاموشی کیوں اختیار کئے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنا نام بتا تو دیں لیکن ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ ہمارے ساتھ بہت برا سلوک کیا جائے گا۔

پولیٹیکل سائنس کے ایک پروفیسر جو کسی بھارتی یونیورسٹی میں تدریس کا کام کرتے ہیں نے بتایا ہے کہ سیاسی اور نسلی امتیازات کی وجہ سے بھارت کے وجود کو بہت بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی جسکی پشت پناہی وزیر اعظم چندر شیکھر کی حکومت کر رہی ہے اس وقت نہایت مشکل دور سے گذر رہی ہے۔ اس سے پہلے جو مسٹر وی۔ پی سنگھ کا حکومتی اتحاد تھا وہ کسی حد تک اینٹی مسلم فسادات کو فرو کرنے میں کامیاب تھا۔ لیکن انتہا پسند بھارتیہ جنتا پارٹی کا دباؤ بڑھتا گیا اور اس دباؤ کے ماتحت مسٹر وی پی سنگھ کو حکومت چھوڑنی پڑی موجودہ حکومت انتہا پسندوں کی پشت پناہی میں چل رہی ہے۔ بھارت کی سیاسی حالت کا تجزیہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیر اور مشرقی پنجاب تو گویا بھارت کے ہاتھ سے نکل ہی چکے ہیں۔ آسام، بنگال اڑیسہ اینڈ گوا میں سیاسی بے چینی بڑھ رہی ہے۔ جہاں تک اقلیتوں کا تعلق ہے نہ صرف مسلم اقلیتیں بلکہ عیسائی اقلیتیں بھی مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ اس مسلم پروفیسر نے تجویز کیا ہے کہ تمام مسلمان ممالک بھارتی حکومت سے اپنے تعلقات منقطع کر لیں اگر نسل پرستی کی وجہ سے جنوبی افریقہ سے قطع تعلق کیا جاسکتا ہے تو بھارت سے کیوں نہیں کیا جاسکتا؟ پروفیسر صاحب نے یہ سوال پوچھا۔

جہاں تک لیاقت نہرو معاہدے کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ معاہدہ غیر موثر ہو کر رہ گیا ہے۔ چنانچہ پاکستان کا فرض ہے کہ وہ بھارتی مسلمانوں کی حفاظت کے لئے بھارت کی حکومت سے مطالبہ کرے بلکہ اقوامِ متحدہ سے بھی یہ مطالبہ کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہزاروں مسلمانوں کو بھارت کے مختلف حصوں میں بے دردی سے قتل کیا جا چکا ہے اور ایسا ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ لیاقت نہرو معاہدہ موثر ہے۔ ان واقعات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بھارت نے اس معاہدے کو بالائے طاق رکھ دیا ہوا ہے اور اسے انسانی جانوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ پروفیسر صاحب نے مزید کہا کہ بابری مسجد کے معاملے میں جو واقعات ہوئے ہیں ان کے پیشِ نظر بھارتی مسلمان اپنے الگ تشخص کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب سے ملکی تقسیم ہوئی ہے یہ پہلا موقعہ ہے کہ سکھوں اور مسلمانوں کا آپس میں نہایت گہرا اتحاد ہوا ہے۔ ان دونوں نے مل کر بھارت کے دارالخلافہ نئی دہلی میں ایک جلوس نکال کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے کتنے قریب آچکے ہیں۔

کام کی باتیں

ناشتہ تو ہم اور آپ ہر روز کرتے ہی ہیں۔ ہم میں سے کوئی شخص ٹوسٹ پسند کرتا ہے کوئی چپڑی ہوئی روٹی کوئی پراٹھا۔ کوئی بند اور کوئی کچھ اور چیز۔ آج ہم آپ کو ایک اور قسم کا ناشتہ بتاتے ہیں۔ جو آپ آج تو نہیں کر سکیں گے۔ آج تو ناشتے کا وقت بھی گزر چکا ہو گا۔ کل سہی۔ آپ ایک کلو گاجریں لیں۔ انہیں چھیل کر اور دھو کر پتیلی میں ڈال کر چولہے پر رکھ دیں نہایت ہلکی آگ پر تاکہ وہ اپنے ہی پانی میں پک کر نرم ہو جائیں اور جب نرم ہو جائیں تو ان میں ایک گلاس دودھ ڈال دیں اور اپنے ذوق کے مطابق چینی بھی ہلکی آگ پر دودھ اور گاجروں کو پکنے دیں کچھ دیر کے بعد اتار لیں اور صبح کے لئے رکھ چھوڑیں۔ ایک کلو گاجریں اور ایک گلاس دودھ تین افراد کے لئے ناشتہ مہیا کر سکیں گے آپ کر کے دیکھیں۔

اس ناشتے میں کچھ فوائد بھی ہیں۔ فوائد یہ ہیں کہ یہ دماغ کے لئے مفید ہے اور بینائی کے لئے بھی۔ قبض کو بھی دور کرتا ہے۔ یہ ناشتہ دل کو بھی تقویت دیتا ہے۔ آپ کہیں گے کہ یہ تو ہمارے صبر کا امتحان ہو گیا کہ سامنے اتنی اچھی چیز پڑی ہے اور آپ نے کہا کہ کل کے لئے رکھ لیں۔ اور صبح ناشتے کے وقت کھائیں خیر ایسی کوئی بات نہیں جب بھی کھانا چاہیں کھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر رات کو یہ ناشتہ تیار کر کے رکھ چھوڑیں تو صبح کے وقت اس کا لطف زیادہ آئے گا۔ ویسے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کے وقت ہی آپ یہ ناشتہ تیار کریں اور گرما گرم کھالیں۔ یہ آپ کی مرضی ہے۔

(ن۔س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

فارسی تراکیب میں اصلاح تلفّظ

ہماری اُردو زبان میں فارسی الفاظ اور تراکیب کا کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ ایک زمانہ میں فارسی جملوں کا استعمال عالم اور ادیب ہونے کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ موجودہ زمانہ میں کچھ لوگ اسے بوجھ سے تعبیر کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اُردو زبان کو عربی اور فارسی کے مشکل الفاظ سے نجات دلائی جائے۔

جماعت احمدیہ کے مقدس بانی نے عربی اور فارسی نظم و نثر کا قابلِ قدر ورثہ چھوڑا ہے۔ ہم کسی طور اس سے بیزاری کا اظہار نہیں کر سکتے۔ نہ ہی اس سے لاتعلق رہ سکتے ہیں۔ ہمارے لئے صحیح اور پسندیدہ طریق یہی ہے کہ ہم بھی عربی اور فارسی زبانیں سیکھ کر ان تصانیف میں بیان کردہ حقائق و معارف سے واقفیت حاصل کریں۔ تاکہ ان سے اپنی زندگیاں معطر و منور کر سکیں۔

"خودکشی" کا لفظ کئی لوگ غلط بولتے ہیں۔ یعنی رسہ کشی کی طرح کاف پر زبر پڑھتے ہیں۔ ظاہری شکل کے لحاظ سے تو دونوں الفاظ ایک جیسے لگتے ہیں لیکن زبر زیر غلط ہو جانے سے معانی میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے۔

یہ ہر دو الفاظ حقیقت میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ دو الگ الگ مصادر سے ان کا رشتہ ہے یعنی کشیدن اور کُشتن سے۔ کشیدن کے معنی کھینچنے کے ہیں۔ اس طرح رسہ کَشی کہنا درست ہو گا کیونکہ رسہ واقعی دو مخالف ٹیمیں اپنی اپنی جانب کھینچتی ہیں۔ اسے ہمیشہ کاف کی زبر سے پڑھا جائے۔ کُشتن کے معنی ہیں۔ مارنا۔ اور جو شخص اپنے آپ کو مارنے یا ہلاک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے فعل کو خودکُشی کہا جائیگا یعنی کاف کی پیش کے ساتھ۔

اسی قسم کا فرق کان کَن اور کارکُن میں پایا جاتا ہے۔ جو شخص کوئی کام کرتا ہے۔ اسے ہم کارکُن کہتے ہیں۔ اور جو مزدور کان کھود کر کوئلہ یا سونا وغیرہ نکالتا ہے۔ اسے ہم کان کَن کہتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ دونوں الفاظ کی مصادر الگ الگ ہیں۔ جو لفظ کھودنے کے معنیٰ رکھتا ہے۔ وہ کَندن مصدر سے ہے۔ اور جو لفظ کام کرنے کے معنیٰ دیتا ہے۔ وہ کَردن مصدر سے ہے۔ چونکہ مصادر کی شکل میں دونوں جگہ کاف پر زبر ہے۔ اسلئے غلطی سے کان کن اور کارکن میں ہم دونوں جگہ پیش ڈال دیتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کان کھودنے والا۔ کان کَن اور کام کرنے والا کارکُن۔ قبر کھودنے والے کو گورکَن کہتے ہیں۔ بعض لوگ اسے بھی غلطی سے گورکُن کہہ دیتے ہیں۔ اس فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے

آج کل مار پیٹ کا دور دورہ ہے اسکو بیان کرنے کے لئے ہم فارسی ترکیب "زدوکوب" کا سہارا لیتے ہیں زدن کے معنیٰ مارنے پیٹنے کے ہیں اور کوفتن جس کا تعلق 'کوب' سے ہے۔ کوٹنے اور پیسنے کے معنیٰ دیتا ہے۔

گھروں میں عورتیں گوشت کے کوفتے بناتی ہیں۔ ان کو بھی کوفتہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ گوشت کو کوٹا یا سِل بٹے پر پیسا جاتا ہے۔

بعض لوگ زدوکوب کو زود کوب پڑھتے ہیں یہ کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔ کیونکہ زود کے معنیٰ جلدی کے ہیں اس کے ساتھ کوب کا لفظ کوئی مفہوم ادا نہیں کرتا۔ البتہ زود رنج مستعمل ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ جلدی غصّہ میں آجانے والا۔

آخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اپنی بیماری اور بصارت کی کمزوری کی وجہ سے میں لغت کی کتابوں کی ورق گردانی نہیں کرتا۔ نہ ہی ایسا کرنے کی ہمت ہے۔ اسلئے تلفظ کی اصلاح سے دلچسپی رکھنے والے احباب لغت کی کتب کا مطالعہ کر کے اپنا علم وسیع کر سکتے ہیں۔ اگر فرصت پائیں تو اپنی تحقیق سے الفضل کے قارئین کو بھی مطلع فرمائیں۔ ایسا کرنے سے ان کے علم میں مزید اضافہ ہو گا۔ اور چراغ سے چراغ بھی جلتا رہے گا۔

نعیمہ ثروت

غذا اور اخلاق

الفضل کی ۱۴ اکتوبر کی اشاعت میں غذا اور جرائم کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے معرکتہ الآرا مضمون جو جلسہ مذاہب عالم لاہور منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء میں پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ جسمیں مضمون پڑھنے والوں کو پانچ سوال بھجوائے گئے تھے کہ وہ اپنے لیکچر میں ان سوالوں کے جوابات دیں۔ آپ نے پہلے سوال "انسان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی حالتوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اخلاق پر غذا کے اثرات کو تفصیلاً یوں بیان فرمایا۔

"ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے۔ مثلاً ذرا غور سے دیکھنا چاہیئے کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نہایت دل کے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک خدا داد اور قابل تعریف قوت کو کھو بیٹھتے ہیں اسکی شہادت خدا کے قانونِ قدرت سے اس طرح پر بھی ملتی ہے کہ چارپایوں میں سے جس قدر گھاس خور جانور ہیں کوئی بھی ان میں سے وہ شجاعت نہیں رکھتا جو ایک گوشت خور جانور رکھتا ہے پرندوں میں بھی یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے پس اس میں کیا شک ہے کہ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔ ہاں جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں اور نباتاتی غذاؤں سے بہت ہی کم حصہ رکھتے ہیں۔ وہ بھی حلم اور انکسار کے خلق میں کم ہو جاتے ہیں اور میانہ روش کو اختیار کرنے والے دونوں خلق کے وارث ہوتے ہیں۔ اس حکمت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

"گوشت بھی کھاؤ اور دوسری چیزیں بھی کھاؤ مگر کسی چیز کی حد سے زیادہ کثرت نہ کرو تا اس کا اخلاقی حالت پر بداثر نہ پڑے اور تا یہ کثرت مضر صحت بھی نہ ہو۔"

غذا کے انسانوں پر اثرات کے متعلق جدید سائنسی تحقیق اس تعلیم کی حقانیت کو ثابت کر رہی ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل قرآن حکیم نے پیش کی تھی۔

اطلاعات و اعلانات

پرچہ امتحان چہارم ۱۹۹۰ء انصار اللہ

زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان آگاہ ہوں کہ سہ ماہی امتحان چہارم ۱۹۹۰ء کے پرچے تمام مجالس کو براہِ راست بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو یہ پرچے نہ ملے ہوں تو اپنے ناظم صاحب ضلع سے رابطہ قائم کریں۔ اگر موصولہ پرچے ضرورت سے کم ہوں تو سادہ کاغذ پہ سوال نمبر لکھ کر پرچہ حل کر کے بھجوا دیں یا پرچہ سوالات کی فوٹو کاپی پر جوابات لکھ کر شریک امتحان ہو سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ سہ ماہی چہارم کے امتحان کا نصاب مندرجہ ذیل تین کتابچوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ منتخب قرآنی آیات۔
۲۔ " احادیثِ مبارکہ۔
۳۔ " تحریرات حضرت اقدس۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ انصار کو علم و فضل کے اس پروگرام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

پتہ درکار ہے

۱۔ مکرم چوہدری عبدالرب صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب سکنہ ۸، ایم۔ بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔

۲۔ مکرم نعمت اللہ صاحب صدیقی ولد مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ستمبر ۱۹۴۵ء میں مسلم ٹاؤن اچھرہ لاہور سے وصیت کی تھی۔ ۱۹۵۱ء میں کراچی چلے گئے۔

ان کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں کسی صاحب کو معلوم ہو یا وہ خود اعلان پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ سے رابطہ فرماویں۔

آپ خدمت دین کرنا چاہتے ہیں؟ تو بطور معلم وقف جدید اپنی خدمات پیش فرمائیں۔

ناظم ارشاد۔ وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ امریکی امداد بند ہونے کا توڑ کرنے کیلئے پاکستان نے کئی بین الاقوامی بینکوں سے قرضے حاصل کر لئے ہیں۔ ۳ ارب ۳۰ کروڑ روپے کے قرضے سے تیل کا درآمدی بل فوری طور پر ادا کر دیا جائے گا۔ یہ قرضے تین سال کی مدت میں بیس فیصد شرح سود پر ادا کرنے ہونگے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ایرانی نائب وزیر خارجہ نے آغا صادق گنجی کے قتل کی تحقیقات کے بارے میں مجھ سے ملاقات کے دوران کوئی گلہ نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایران کے نائب وزیر خارجہ قتل کی تحقیقات سے مطمئن ہیں۔

○ سندھ میں آئی جے آئی کی خواتین ونگ کی صدر کے گھر میں ڈاکہ کے نتیجہ میں ڈاکو لاکھوں روپے کا قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے یہ ڈاکہ کراچی میں خیابان شجاعت ڈیفنس سوسائٹی میں ڈالا گیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ سندھ میں امن وامان کی صورت حال تسلی بخش نہیں ہے لوگوں کی نیندیں حرام ہیں۔

○ وزیر اعظم کے ایک خصوصی نمائندے نے قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ سے ملاقات کی۔ اور ان کے خاوند مسٹر آصف زرداری کے معاملے پر ہمدردانہ غور کی یقین دہانی کرائی اور ملک کی ایک اہم شخصیت سے بات کرنے کا وعدہ کیا۔

○ جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن نے مظفر گڑھ کی نشست سے قومی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں نوابزادہ نصر اللہ خان کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

○ پی ڈی اے کی مرکزی تنظیم نے عوامی رابطہ کی مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ قائد اعظم کا یوم پیدائش پورے ملک میں عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ مزار قائد اعظم پر دن بھر عوام پھول چڑھاتے رہے

رؤف برادرز
کاپی اینڈ بک ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ
کی جانب سے تمام طلباء و طالبات کو نیا سال مبارک

نئے سال کی نئی کتب	بارعایت کاپیاں	انگلش کورسز	گائیڈز، خلاصے ٹیسٹ پیپرز رعائتی قیمت پر	

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے سلامتی کونسل کے رکن ممالک میں متعین اپنے سفیروں کو ملک میں واپس طلب کر لیا ہے خیال کیا جا رہا ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے ۱۵ جنوری کی آخری تاریخ قریب آنے پر عراق ایک بھرپور سفارتی مہم شروع کرنا چاہتا ہے

○ شاہ فہد نے عراق کو متنبہ کیا ہے کہ کویت کو خالی کر دیا جائے یا عراق جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔

○ سوویت یونین کی باغی ریاستوں میں سوویت یونین کے فوجی اڈوں پر بموں سے حملے کئے گئے۔

○ فلسطین کی تنظیم آزادی کے ترجمان نے بتایا ہے کہ اگر عراق پر حملہ ہوا تو فلسطینی فوج عراقی فوج کے شانہ بشانہ لڑے گی۔

○ روسی پارلیمنٹ نے صدر گورباچوف کو ان کے تمام مطلوبہ اختیارات عطا کر دیئے ہیں۔

○ روسی ازاکین پارلیمنٹ نے مستعفی ہونے والے وزیر خارجہ مسٹر شیونا تزے کے خلاف مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے

○ بھارت میں جاری مسلم کش فسادات میں اب تک ایک ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا جا چکا ہے روزانہ لاشیں دریافت ہو رہی ہیں۔